صفر: عزا اور عزاداری کا سفیر

اگر ماہ محرم عزائے امام مظلوم کے نام ہے، تو صفر کے مہینہ کو عزاداری کا سفیر کہہ سکتے ہیں۔ اسے عزا اور عزاداری سے بڑا بنیادی اور تاریخی رابطہ ہے جو گہرا بھی ہے۔ کربلا کے مصائب و مظالم کی 'ترقی و توسیع' یعنی ''الشام الشام الشام'' والی شدت اسی مہینہ سے وابستہ ہے۔ (ایک روایت کی رو سے کربلا کا رسن بستہ اسیر قافلہ، جس کا سار بان طوق و زنجیر میں جکڑا گیا تھا، پہلی صفر ۱۶ھ کو شام پہنچا تھا، پھر اندھیروں کے آئینہ بند بازار شام پھرایا گیا اور پھر شہنشاہِ ظلمت پناہ، کے ظلم بار دربار میں لایا گیا۔) غالباً اہل بیت کو ستم طراز زندان اور کرب انداز حبس سے رہائی بھی اسی مہینہ میں ملی۔ اس کے معنی ہیں کہ شام کے اندھیروں میں اجلی صف بچھانے یعنی عزاداری کی بنیاد اسی مہینہ میں پڑی (ہوگی) شام میں ہی عزا کی یہ افتتاحی مجلس دراصل اندھیروں پر اجالے کی فتح کا اعلامیہ تھی اور حق کے آگے باطل کے ہتھیار ڈالنے کی رسمی تقریب تھی۔ پھر تو عزاداری کا دوام آشنا سفر شروع ہوگیا۔ آگے لمحوں کے بہتے دھارے میں ایک وقت جب لکھنؤ عزاداری کے مرکز کی حیثیت سے اپنی پہچان بنا چکا تھا، تبھی نوابی، بیگماتی آنچل کے سائے میں یا اس کے جلو میں (اودھ میں) عزاداری کو امامؑ کے چہلم تک بڑھنا نصیب ہوا۔ کچھ بعد میں یہ عزاداری 'چپ' کے سے ۸ ربیع الاول تک پہنچ گئی۔ یہ (زیادہ سے زیادہ) ۶۸ دن ۲/۷ کے سوگ کے لئے کافی نہیں محسوس ہوتے۔ یہ عزاداری کے حق میں نوابی اودھ کا مخلصانہ انہماک تھا یا کچھ اور کہ ایام عزا کی یہ توسیع وہاں بھی مقبول ہوگئی جہاں کی تاریخ عزاداری اودھ سے کہیں زیادہ قدیم ہے۔ اس مقبولیت نے کم از کم پورے برصغیر ہند (Indian-Sub-Continent) پر اقتدار جمالیا۔ ہم اس مقبولیت کو صفر کی سفارتِ عزاداری کے نام کرتے ہیں۔ اسی کے احترام میں ہم یہ شمارہ ہدیۂ ناظرین کر رہے ہیں۔ امید ہے ہمارے اہل ذوق ناظرین اسے سند قبولیت سے نوازیں گے۔

(م۔ر۔عابد)